

تذکرۂ تلمیذِ اعلیٰ حضرت مولانا

سردار علی خان

عزو میاں بریلوی ثُمَّ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

- اعلیٰ حضرت سے رشتہ
- فراغت اور دستار بندی
- دینی خدمات
- وفات ومدفن

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے
ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ
عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، ج1، ص40 دارالفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ : تذکرۂ تلمیذِ اعلیٰ حضرت مولانا سردار علی خان عزو میاں بریلوی ثُمَّ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف : مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی (رکن مرکزی مجلس شوریٰ دعوت اسلامی)

تعاون : دعوتِ اسلامی کے شب و روز (News Website Of Dawateislami)

صفحات : 11

اشاعتِ اول: (آن لائن): محرم الحرام ۱۴۴۳ھ، اگست 2021ء

shaboroz@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تذکرۂ تلمیذِ اعلیٰ حضرت
مولانا سردار علی خان عزو میاں بریلوی ثُمَّ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مولانا سردار علی خان عزو میاں رحمۃ اللہ علیہ

سرپرستِ اعلیٰ اول ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی[1] شیخ الحدیث حضرت مفتی تقدس علی خان صاحب[2] کے برادرِ اصغر شیخ الحدیث مفتی اعجاز ولی خان صاحب[3] کے حالاتِ زندگی جمع کرنے کے دوران معلومات ہوئیں کہ مفتی اعجاز ولی خان صاحب کے ایک استاذ مولانا الحاج سردار علی خان عزو میاں صاحب بھی ہیں جن کی تدفین ملتان شریف میں ہوئی، راقم کو کچھ تنظیمی کاموں کے لئے دو دن کراچی سے ملتان جانا تھا اس لئے وہاں کے احباب مولانا حافظ محمد افضل مدنی صاحب اور حافظ ریحان احمد عطاری صاحب (مؤلف کتاب فیضان اعلیٰ حضرت، ناشر شبیر برادرز لاہور) سے ان کے خاندان سے رابطہ اور مزار کو تلاش کرنے کا کہا۔ راقم بذریعہ عادل کوچ 18 شوال 1442ھ مطابق 30 مئی 2021ء ملتان پہنچا، بعدِ عصر طے ہوا کہ ہمیں مزار شریف واقع شاہ شمس قبرستان (قدیم خانیوال روڈ) جانا ہے۔ بتایا گیا برادرِ اسلامی محمد کاشف عطاری صاحب ملتان میں موجود خانوادۂ اعلیٰ حضرت سے رابطے میں ہیں، مولانا سردار علی خان صاحب کے پوتے جودت علی خان صاحب خود قبرستان آئیں گے، بعدِ عصر حاجی ندیم احمد عطاری صاحب کی گاڑی پر ہم قبرستان

1..... معجم کبیر، حسن بن حسن بن علی عن ابیہ، ۳/ ۸۲، حدیث: ۲۷۲۹۔

پہنچے، تھوڑی دیر بعد جودت علی خان صاحب بھی اپنے صاحبزادے سردار علی خان ثانی صاحب کے ہمراہ تشریف لے آئے، مولانا سردار علی خان عزو میاں اور خانوادہ اعلیٰ حضرت کے چند اور افراد کی قبور شاہ شمس قبرستان برلب سڑک پر واقع ہیں، وہاں جاکر فاتحہ خوانی کی، اس کے بعد کاشف صاحب کے والدین کی قبور پر فاتحہ کرنے کے بعد برادرِ اسلامی محمد اویس عطاری صاحب کی دکان پر آئے، وہاں جودت علی خان صاحب سے کچھ حالات معلوم کئے نیز حافظ ریحان صاحب نے بتایا کہ میری کتاب فیضانِ اعلیٰ حضرت میں دو مقامات پر مولانا سردار علی خان صاحب کا تذکرہ موجود ہے، ان اور دیگر تمام معلومات کی روشنی میں یہ مضمون تیار کیا گیا ہے:

اعلیٰ حضرت سے رشتہ

مولانا الحاج سردار علی خان عزو میاں رشتے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (4) کے پوتے ہیں۔ اس کی تفصیل ملاحظہ فرمایئے: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے پڑدادا حافظ کاظم علی خان صاحب (5) کے تین بیٹے ☆امام العلماء مولانا رضا علی خاں (6) ☆رئیس الحکماء حکیم تقی علی خان (7) ☆جعفر علی خان اور چار بیٹیاں تھیں، ان میں سے ایک بیٹی زینت موتی بیگم تھیں جن کا نکاح محمد حیات خان یوسف زئی سے ہوا، ان کے دو بیٹے نعمت (عرف بزرگ) علی خان اور کوچک خان تھے، نعمت (عرف بزرگ) علی خان کے ایک بیٹے حاجی وارث علی خان تھے جن کی شادی اعلیٰ حضرت کی ہمشیرہ حجاب بیگم سے ہوئی۔ (8) حجاب بیگم مولانا سردار علی خان صاحب کی دادی صاحبہ ہیں، (9) یوں اعلیٰ حضرت رشتے میں مولانا سردار علی خان صاحب کے دادا ہوئے۔

مفتی تقدس علی خان صاحب سے رشتہ

مذکورہ حاجی وارث علی خان صاحب کے دو بیٹے ☆حاجی واجد علی خان ☆حاجی شاہد علی خان اور تین بیٹیاں ☆کنیز خدیجہ زوجہ علی احمد خان ☆کنیز عائشہ زوجۂ حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان ☆کنیز فاطمہ زوجہ مولانا سردار ولی خان (مفتی تقدس علی خان صاحب کی والدہ) تھیں۔ یوں مفسرِ ہند مولانا ابراہیم رضا خان جیلانی میاں (10)، مولانا حماد رضا خان نعمانی میاں (11) اور مفتی تقدس علی خان صاحب، مولانا سردار علی خان عزو میاں کے پھوپھی زاد بھائی ہیں اور حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان صاحب (12) آپ کے پھوپھا ہیں۔ حاجی وارث علی خان صاحب کے بیٹے حاجی واجد علی خان صاحب کی

شادی مستجاب بیگم سے ہوئی، ان کی ایک بیٹی کنیز رسول زوجہ مظفر حسین بدایونی اور تین بیٹے ☆مولانا سردار علی خان عزو میاں ☆ماجد علی خان ☆اور حاجی ساجد علی خان تھے۔

پیدائش

مولانا الحاج سردار علی خان عزو میاں کی ولادت بریلی میں تخمیناً 1320ھ مطابق 1902ء کو ہوئی۔ ملک العلما مولانا ظفر الدین محدث بہاری رحمۃ اللہ علیہ [13] نے آپ کے بچپن کے دو واقعات تحریر کئے گئے ہیں: (1) مولوی سردار علی خان صاحب عرف عزو میاں کی اوائلِ عمری میں ایک شب عشاء کی نماز کے وقت دروازہ سے کسی نے اُن کی نسبت پوچھا ''وہ بچہ اچھا ہے؟'' مکان میں سے کسی نے جا کر دیکھا تو کوئی نہ تھا دوسری شب پھر آواز آئی ''وہ بچہ اچھا ہے؟'' یونہی تیسری شب پھر آواز آئی ''وہ بچہ اچھا ہے؟''۔ اب فکر لاحق ہوئی اور لوگ وقتِ مقررہ پر چھپ کر جابجا کھڑے ہو گئے، سب نے آواز بدستور سنی مگر آواز دینے والا نظر نہ آیا۔ بالآخر چار پانچ روز یونہی گزر جانے کے بعد عزو میاں کی دادی صاحبہ (حجاب بیگم) نے جو سیدی اعلیٰ حضرت کی بڑی ہمشیرہ تھیں ارشاد فرمایا کہ ''اَمَّن میاں'' کو بلاؤ۔ (اعلیٰ حضرت کی والدہ انہیں اَمَّن میاں کے نام سے پکارا کرتی تھیں) چنانچہ اعلیٰ حضرت حسبِ طلب وہاں پہنچے اور بہن کی کرسی کے برابر والی کرسی پر صحن میں بیٹھ گئے اور آواز کا انتظار کرنے لگے، آواز آنے کا وقت گزرے ہوئے کچھ دیر ہوئی اور آواز نہ آئی تو اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا: بنو میاں کو شبہ ہوا ہو گا کہاں آواز آئی؟ انہوں نے کہا ''نہیں ایسا نہیں، کئی دن سے سب لوگ برابر سن رہے ہیں'' فرمایا: خیر میں بیٹھا ہوں اور پھر باتیں کرنے لگے۔ غرض نصف گھنٹے سے زائد قیام فرمایا مگر آواز نہ آئی، آخرِ کار کاشانۂ اقدس تشریف لے گئے، ابھی قریب پھاٹک کے تھے کہ آپ کے جاتے ہی آواز آئی ''وہ بچہ اچھا ہے؟ '' اعلیٰ حضرت واپس تشریف لے آئے اور صبح نمازِ فجر پڑھ کر ایک تعویذ لکھ کر عزو میاں کے گلے میں ڈلوا دیا اور فرمایا'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اب آواز نہ آئے گی''۔ چنانچہ اس روز کے بعد سے آج تک وہ آواز نہیں سنی گئی۔ [14]

(2) رمضان المبارک کا مہینہ ہے سحری کے وقت عزو میاں بیدار ہوتے ہیں، دیکھتے ہیں کہ جس برتن میں دودھ رکھا تھا، ایک بلی منہ ڈالے ہوئے پی رہی ہے، انہوں نے لکڑی اٹھا کر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ فوراً مر گئی، حضرت مخدومہ محترمہ دادی صاحبہ (حجاب بیگم) یہ کیفیت دیکھ کر ان پر بہت ناراض ہوئیں اور زعفران خادمہ سے فرمایا کہ اس بلی کو باہر پھینک دے، وہ پیش مسجد (سامنے کے حصے میں) افتادہ (ناکارہ) زمین پر بیری کے درخت کے نیچے ڈال دیتی ہے، اب نمازِ فجر

کے وقت دادی صاحبہ ملاحظہ فرماتی ہیں کہ وہی بلی عزو میاں کی چارپائی کے پاس مردہ پڑی ہے اور اگلے دنوں پاؤں غائب ہیں، غرض فوراً اعلیٰ حضرت کو مسجد سے بلایا گیا، حضور تشریف لائے اور فرمایا اس کو نظر بد تھی، اسی لیے بلی کے دونوں ہاتھ قلم کر دیئے گئے اور عزو میاں کو سوتا ہوا دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ اس کے اٹھنے سے پہلے اس بلی کو فوراً چھپا دیا جائے چنانچہ بتعجیل (جلدی سے) اسی جگہ دفن کرا دیا اور حضور نے ایک تعویذ ارقام (تحریر) فرما کر عزو میاں کے گلے میں ڈلوا دیا۔[15]

تعلیم و تربیت

آپ نے ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی پھر دارالعلوم منظر اسلام[16] میں داخلہ لے لیا۔ ابتدائی تعلیم میں زیادہ دلچسپی نہیں تھی، پھر اعلیٰ حضرت کی شفقت و نظر کرم سے کُتب بینی کا ایسا شوق پیدا ہوا کہ اپنے ساتھیوں سے سبقت لے گئے چنانچہ آپ خود بیان کرتے ہیں: مدرسے کے اوقات میں مولوی صاحب طلبہ کو درس دے رہے ہوتے، مگر میرے کان بالکل ان کی تقریر سے ناآشنا رہتے تھے، میں نہ کبھی کتاب کا مطالعہ کرتا، نہ کبھی سبق یاد کرتا، فقط مدرسہ کے وقت کتاب ہاتھ میں لیتا اور پھر کتاب سے کوئی غرض مطلب نہیں ہوتی، اور اسی وجہ سے ڈر کے مارے اعلیٰ حضرت کے سامنے نہ آتا، نمازوں کے اوقات میں جب نماز قائم ہو جاتی تو اخیر میں آکر شریک ہو جاتا اور سب سے پہلے ہی پڑھ کر مسجد سے نکل جاتا۔

ایک روز نمازِ عشاء کے لئے یہ سوچ کر جاتا ہوں کہ پہلے ہی پڑھ کر چلا آؤں گا۔ بیرونی درجہ کی شمالی فصیل کے در میں بیٹھا ہی تھا کہ دفعتاً حضور (اعلیٰ حضرت) اندرونی درجہ سے نکل کر میرے قریب آکر کھڑے ہو گئے، اب قدم نہ آگے بڑھتا ہے نہ پیچھے ہٹتا ہے۔ اعلیٰ حضرت دریافت فرماتے ہیں کیا پڑھتے ہو؟ عرض کی "ہدایہ آخرین و عقائدِ نسفی" حضور کو یہ سن کر بہت مسرت ہوئی، ماشآء اللہ فرماتے ہوئے دستِ شفقت میرے سر پر پھیرا، جس سے بالکل کایا پلٹ گئی۔ مجھے کتب بینی کا شوق پیدا ہو جاتا ہے کہ کتاب ہاتھ سے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا، ذہن بھی ایسا رَسا (تیز) ہو گیا کہ اپنے ہم سبقوں میں ممتاز ہو گیا، بلکہ جس شب کا یہ واقعہ ہے اس کی صبح ہی کو جس وقت درجے میں جا کر بیٹھتا ہوں اور سبق شروع ہوتا ہے تو میرے استاد حضرت مولانا رحم الٰہی صاحب[17] مجھ میں فرق محسوس فرماتے ہیں۔ ان کی حیرت و استعجاب (حیرانی) پر میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا کہ جس وقت سے حضور سیدی اعلیٰ حضرت نے میرے سر پر ہاتھ رکھا ہے میں خود اپنے آپ میں یہ تبدیلی محسوس کر رہا ہوں۔[18] آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان،

حضرت مولانا رحم الٰہی منگلوری، حضرت علامہ مولانا ظہور الحسین فاروقی نقشبندی[19] اور مولانا حسنین رضا خان[20] رحمۃ اللہ علیہم سے شاگردی کا شرف پایا۔

فراغت اور دستار بندی

آپ دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف سے غالباً 1340ھ مطابق 1922ء کو فارغ التحصیل ہوئے۔ دستار بندی دارالعلوم منظر اسلام کے اٹھارہویں سالانہ جلسے (بتاریخ 22تا24 شعبان 1340ھ مطابق 21تا23، اپریل 1922ء، جمعہ تااتوار بمقام خانقاہ رضویہ محلہ سوداگران) میں جید علما و مشائخ کی موجودگی میں ہوئی۔[21]

سلسلۂ قادریہ میں بیعت وخلافت

مولانا سردار علی خان عزو میاں نے سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کو اعلیٰ حضرت سے بہت عقیدت تھی، آپ کا معمول تھا کہ دارالعلوم منظر اسلام میں تدریس کے لئے کتب کا مطالعہ اعلیٰ حضرت کے مزار کے اس حصے میں کیا کرتے تھے جس جانب اعلیٰ حضرت کا چہرہ مبارک ہے یعنی جانبِ قبلہ اور اگر کوئی الجھن واقع ہوتی ہے تو اعلیٰ حضرت کی نظر کرم سے فوراً حل ہو جاتی تھی۔[22] صاحبزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان صاحب نے آپ کو سلسلہ قادریہ رضویہ کی خلافت واجازت سے نوازا۔[23]

دینی خدمات

مولانا سردار علی خان عزو میاں نے دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اسی میں تدریس کا آغاز فرمایا، اولاً درجۂ اوّل اور دوم کے طلبہ کو درس دیا کرتے تھے۔[24] پھر دیگر کتابیں بھی پڑھانے لگے، مفتی اعجاز ولی خان صاحب نے آپ سے تفسیر جلالین پڑھی۔[25] دارالعلوم منظر اسلام میں تدریس کا سلسلہ شوال 1340ھ مطابق جون 1922ء تا شعبان 1366ھ مطابق جون 1947ء تک 26 سال جاری رہا، پاکستان بننے کے بعد مولانا سردار علی خان عزو میاں نے اپنی فیملی کے ہمراہ پاکستان ہجرت کی اور ملتان کے علاقے جمال پورہ میں رہائش اختیار فرمالی، یہاں انھوں نے ایک جائے نماز قائم فرمائی اور اپنی وفات تک تقریباً 7 سال اس میں امامت وخطابت اور محلے کے بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کا سلسلہ جاری رکھا، آپ رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارا کرتے تھے۔

شادی واولاد

مولانا سردار علی خان عزو میاں کا نکاح مسنون اپنے چچا حاجی شاہد علی خان کی بیٹی کنیز زہرہ عزو صاحبہ سے تقریباً 1345ھ مطابق 1927ء کو ہوا، عزو صاحبہ کی والدہ مصطفائی بیگم اعلیٰ حضرت کی سب سے بڑی بیٹی تھیں جن کا انتقال اعلیٰ حضرت کی حیات میں ہی ہو گیا تھا۔[26] یوں عزو صاحبہ اعلیٰ حضرت کی سگی نواسی تھیں، عزو صاحبہ کی ولادت تخمیناً 1325ھ مطابق 1907ء کو بریلی میں ہوئی اور آپ نے ملتان میں 6 جمادی الاولیٰ 1406ھ مطابق 17 جنوری 1986ء کو 81 سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ مولانا سردار علی خان صاحب کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں:

(1) افتخار علی خان: ان کی پیدائش تقریباً 1354ھ مطابق 1936ء کو بریلی میں اور وفات 16 صفر 1416ھ مطابق 15 جولائی 1995ء کو ملتان میں ہوئی، شاہ شمس قبرستان میں والد صاحب کے قدموں میں مدفون ہوئے، افتخار علی خان صاحب کی چار بیٹیاں اور تین بیٹے تھے۔ افتخار علی خان صاحب کی بیٹیاں ☆زوجہ سید نوید احمد (ان کے دو بیٹے سید جنید احمد، سید حماد احمد اور ایک بیٹی ہیں) ☆زوجہ محمود علی خان (انکی دو بیٹیاں ہیں) ☆بنت افتخار (انکی ایک بیٹی اور ایک بیٹے ہیں) اور ☆زوجہ شاہ رخ سہیل (ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں) ہیں۔ جبکہ افتخار علی خان صاحب کے بیٹے ☆ذوالفقار علی خان (ان کی دو بیٹیاں ہیں) ☆وجاہت علی خان (ان کے بیٹے شیزر علی خان ہیں) اور ☆جودت علی خان ہیں۔ جودت علی خان صاحب کے تین بیٹے سردار علی خان، شرحبیل علی خان اور شہروز علی خان ہیں۔

(2) مختار علی خان: ان کی پیدائش تقریباً 1360ھ مطابق 1941ء میں ہوئی اور آپ نے اسلام آباد میں 21 ربیع الآخر 1427ھ مطابق 20 مئی 2006ء کو وفات پائی اور گلشن کالونی ٹیکسلا (ضلع راولپنڈی) میں تدفین ہوئی۔ آپ کی شادی مولانا حماد رضا خان نعمانی میاں کی بیٹی عترت بیگم سے ہوئی، عترت بیگم کی پیدائش 1365ھ مطابق 1946ء کو بریلی میں ہوئی اور وصال 22 ربیع الاول 1426ھ مطابق یکم مئی 2005ء کو ملتان میں ہوا، شاہ شمس قبرستان میں تدفین ہوئی۔ ان کے ایک بیٹے فواد علی خان صاحب اور تین بیٹیاں سطوت عاطف، صباحت مرزا اور شازیہ ارشد ہیں، فواد علی خان صاحب کے ایک بیٹے مصطفی علی خان ہیں۔ (3) سرشار علی خان سجاد بریلوی: ان کی پیدائش تقریباً 1363ھ مطابق 1944ء کو بریلی میں اور وفات 1423ھ مطابق 2002ء کو ملتان میں ہوئی، انھوں نے شادی نہیں کی۔ (4) انیس بیگم: ان کی پیدائش 1346ھ مطابق 1928ء کو بریلی شریف میں ہوئی، یہ 1366ھ مطابق 1947ء کو دوران ہجرت 19 سال کی

عمر میں وفات پاگئیں۔ (5) زاہدہ بیگم: ان کی چھ بیٹیاں اور تین بیٹے، وسیم، ندیم اور کلیم ہیں۔ (6) نجمہ بیگم: ان کی شادی محمد فاروق صدیقی صاحب سے ہوئی، ان کے ایک بیٹے جواد صدیقی اور ایک بیٹی کنول ناز ہیں، جواد صدیقی صاحب کی ایک بیٹی کنیز فاطمہ اور تین بیٹے محمد طلحہ صدیقی، محمد بلال صدیقی اور محمد فاروق صدیقی ہیں۔ جبکہ کنول ناز صاحبہ کی بیٹی خدیجہ کاشف شیر وانی ہیں۔[27] اللہ پاک مولانا سردار علی خان عزو میاں کے سارے گھرانے کو سلامت رکھے، انہیں اور ہم سب کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

وفات و مدفن

آپ نے صفر المظفر 1374ھ مطابق اکتوبر 1954ء کو مدینۃ الاولیا ملتان میں وصال فرمایا، تدفین شاہ شمس قبرستان برلب سڑک میں ہوئی، آپ کی قبر ایک چاردیواری میں ہے، اس چاردیواری میں جانب جنوب تین قبور ہیں مولانا سردار علی خان صاحب کی قبر درمیان میں ہے جبکہ جانبِ مشرق آپ کی اہلیہ کنیز زہرہ بیگم عزو صاحبہ اور جانبِ مغرب عترت بیگم (زوجہ مختار علی خان وبنت مولانا حماد رضا خان) کی قبر ہے، قدموں کی جانب مولانا سردار علی خان عزو میاں کی ہمشیرہ کنیز رسول اور بیٹے افتخار علی خان مدفون ہیں۔

حواشی ومراجع

(1) ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹر نیشنل کراچی کو مولانا سید محمد ریاست علی قادری نوری صاحب نے 1400ھ مطابق 1980ء میں قائم فرمایا، جس کا مقصد تعلیماتِ رضا کا فروغ ہے۔ اس کی 40 سالہ کارکردگی کے لئے دیکھئے: کتاب "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی چالیس سالہ خدمات کا جائزہ۔"

(2) تلمیذِ اعلیٰ حضرت، مفتی تقدّس علی خان رَضَوی رحمۃ اللہ علیہ عالمِ باعمل، شیخ الحدیث، خلیفۂ حجۃ الاسلام، شیخ طریقت، سابق مہتمم دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی، سابق شیخ الجامعہ جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ سندھ اور استاذُ العلماء ہیں۔ رجب المرجب 1325ھ مطابق اگست 1907ء کو بریلی شریف ہند میں پیدا ہوئے اور 03 رجب 1408ھ / 22 فروری 1988ء کو کراچی میں وصال فرمایا اور پیر جو گوٹھ ضلع خیر پور میرس سندھ کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔ (مفتیِ اعظم اور ان کے خلفاء، ص682، 273)

(3) تلمیذِ اعلیٰ حضرت مفتی محمد اعجاز ولی خان قادری رضَوی، شیخ الحدیث، استاذُ العلماء، جید مدرس درسِ نظامی، فقیہِ عصر، مصنّف، مترجم، واعظ اور مجازِ طریقت تھے۔ 11 ربیع الآخر 1332ھ مطابق 20 مارچ 1914ء کو بریلی شریف ہند میں پیدا ہوئے اور لاہور میں 24 شوال 1393ھ مطابق 20 نومبر 1973ء کو وصال فرمایا، مزار مبارک میانی صاحب قبرستان لاہور میں ہے۔ (تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، ص63-65)

(4) اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دین وملّت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 10 شوال 1272ھ / 6 جون 1856ء کو بریلی شریف (یو۔پی) ہند میں ہوئی، یہیں 25 صفر 1340ھ مطابق 28، اکتوبر 1921ء کو وصال فرمایا۔ مزار جائے پیدائش میں مرجعِ خاص وعام ہے۔ آپ حافظِ قرآن، پچاس سے زیادہ جدید وقدیم علوم کے ماہر، فقیہِ اسلام، محدثِ وقت، مصلحِ اُمّت، نعت گو شاعر، سلسلۂ قادریہ کے عظیم شیخ طریقت، تقریباً ایک ہزار کتب کے مصنف، مرجعِ علمائے عرب وعجم، استاذالفقہاء والمحدثین، شیخ الاسلام والمسلمین، مجتہد فی المسائل اور چودہویں صدی کی مؤثر ترین شخصیت کے مالک تھے۔ کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، فتاویٰ رضویہ (33 جلدیں)، جد الممتار علی رد المحتار (7 جلدیں، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی) اور حدائقِ بخشش آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/58، 3/295، مکتبۃ المدینہ، تاریخِ مشائخِ قادریہ رضویہ برکاتیہ، 282، 301)

(5) حافظ کاظم علی خان، دربارِ اودھ کی طرف سے بدایون کے تحصیل دار (سٹی مجسٹریٹ) تھے، دو سو فوجیوں کی بٹالین آپ کی خدمت میں رہتی تھی، آپ کو آٹھ گاؤں معافی جاگیر میں ملے تھے، مال ومنصب کے باوجود آپ کا میلان دین کی جانب تھا، آپ حافظِ قرآن اور حضرت

علامہ شاہ نورالحق قادری رازقی فرنگی محلی (متوفی 1237ھ مطابق 1882ء) کے مرید وخلیفہ تھے، ہر سال بارہ ربیع الاول کو محفلِ میلاد کیا کرتے تھے جو خانوادۂ رضویہ میں اب بھی ہوتی ہے۔(تجلیاتِ تاج الشریعہ، 83،84)

(6) جدِّ اعلیٰ حضرت، امام العلماء مفتی رضا علی خان صاحب عالمِ دین، اسلامی شاعر، مفتیِ اسلام، استاذالعلماء، علامہ فضل رحمن گنج مرادآبادی کے مرید، شیخِ طریقت اور صاحبِ کرامت ولی کامل تھے۔1224ھ/1809ء کو بریلی شریف کے صاحبِ حیثیت دینی گھرانے میں پیدا ہوئے اور 2 جمادی الاولیٰ 1286ھ/10 اگست 1869ء کو یہیں وصال فرمایا، مزار قبرستان بہاری پور نزد پولیس لائن سٹی اسٹیشن بریلی شریف (یوپی، ہند) میں ہے۔(معارفِ رئیس اتقیا، ص17)

(7) رئیس الحکماء حکیم تقی علی خان صاحب مولانا رضا علی خان صاحب کے حقیقی بھائی تھے، یہ بہت بہادر، قومی ہیکل، فنِ طِب میں خاص مہارت رکھتے تھے، یہ حکیم محمد اجمل خان دہلوی کے شاگرد تھے، ان کی شادی حکیم اجمل صاحب کے منجھلے بھائی حکیم محمد واصل خان صاحب کی بیٹی سے ہوئی، یہ ریاست جے پور کے شاہی طبیب تھے، ان کے 4 بیٹے تھے: (1) مہدی علی خان (2) حکیم ہادی علی خان (3) فتح علی خان (4) فدا علی خان، ان میں سے حکیم ہادی علی خان مفتی تقدس علی خان کے دادا ہیں۔(حیات اعلیٰ حضرت، مکتبہ رضویہ کراچی، 15)

(8) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 14 تا 17۔

(9) فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص435۔

(10) مُفسرِ اعظم حضرتِ مولانا محمد ابراہیم رضا خان رضوی جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان صاحب کے بڑے صاحبزادے ہیں، آپ کی ولادت 10 ربیع الآخر 1325ھ/23 مئی 1907ء کو بریلی شریف (یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، مصنف، سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف، مہتمم دار العلوم منظرِ اسلام اور شیخ الحدیث تھے۔11 صَفَرُ الْمُظَفَّر 1385ھ مطابق 11 جون 1965ء کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک بریلی شریف (یوپی) ہند میں روضۂ اعلیٰ حضرت کے دائیں جانب مرجعِ خلائق ہے۔

(تجلیاتِ تاج الشریعہ، ص93، مفتی اعظم اور ان کے خلفاء، ص110، تذکرۂ جمیل، 204)

(11) مولانا حماد رضا خان نعمانی میاں حجۃ الاسلام کے چھوٹے فرزند ہیں، آپ کی ولادت 1334ھ/1915ء کو بریلی شریف میں ہوئی، اعلیٰ حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے، اعلیٰ حضرت نے اپنے ایک مکتوب میں آپ کو "چھوٹا نبیرہ" تحریر فرمایا ہے، آپ نے علمِ دین حجۃ الاسلام سے حاصل کیا، 1357ھ/1937ء کو آپ کی شادی بریلی کے ایک سادات گھرانے میں ہوئی، 3 بیٹے اور 4 بیٹیاں ہیں، آپ نے پاکستان ہجرت فرمائی اور 1375ھ/1956ء کو کراچی میں وصال فرمایا۔ تدفین فردوس قبرستان کراچی میں ہوئی۔(تجلیات تاج الشریعہ،

ص94،ضیائے طیبہ ویب سائٹ)

(12) شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ علامۂ دہر، مفتیِ اسلام، نعت گوشاعر، اردو، ہندی، فارسی اور عربی زبانوں میں عبور رکھنے والے عالمِ دین، ظاہری وباطنی حسن سے مالامال، شیخِ طریقت، جانشینِ اعلیٰ حضرت اوراکابرینِ اہلِ سنت سے تھے۔ بریلی شریف میں ربیعُ الاول1292ھ / اپریل1875ء میں پیدا ہوئے اور 17 جمادی الاولیٰ 1362ھ / 22مئی 1943ء میں وصال فرمایا، مزار شریف خانقاہِ رضویہ بریلی شریف ہند میں ہے، تصانیف میں فتاویٰ حامدیہ مشہور ہے۔(فتاویٰ حامدیہ،ص48،79)

(13) مَلِکُ العُلَماء حضرت مولانا مفتی سیّد محمد ظفرُ الدّین رضوی محدّث بِہاری رحمۃ اللہ علیہ عالم باعمل، مناظرِ اہلِ سنّت، مفتیِ اسلام، ماہرِ علمِ توقیت، استاذُ العلماءاور صاحبِ تصانیف ہیں، حیاتِ اعلیٰ حضرت اور صحیح البہاری کی تالیف آپ کا تاریخی کارنامہ ہے، 23 اکتوبر 1885ء مطابق 14 محرم 1303ھ میں پیدا ہوئے اور 19 جُمادَی الاُخریٰ 1382ھ مطابق 17 نومبر 1962ء میں وصال فرمایا، قبرستان شاہ گنج پٹنہ (بہار)ہند میں دفن کئے گئے۔ (حیاتِ ملک العلماء،ص9،16،20، 34)

(14) فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص435۔

(15) حیاتِ اعلیٰ حضرت از مولانا ظفر الدین بہاری مکتبہ نبویہ لاہور ص 953 ۔

(16) دارالعلوم (مدرسہ اہل سنت وجماعت) منظر اسلام بریلی کی بنیاد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ نے شہر بریلی (یوپی ہند) میں غالباًماہِ شعبان المعظم 1322 ھ / اکتوبر1904ء کو رکھی، اس مدرسے کے بانی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، سربراہ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری اور پہلے مہتمم برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہم مقرر ہوئے، ہر سال اس ادارے سے فارغ التحصیل ہونے والے حفاظِ قرآن، قراء اور علماء کی ایک بڑی تعداد ہے۔(صد سالہ منظر اسلام نمبر ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی، ماہ مئی 2001ء، قسط 1 ص28،132)

(17) استاذُ العلما، حضرت مولانا رحم الٰہی منگلوری مظفر نگری قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت منگلور (ضلع مظفر نگر، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ ماہرِ معقولات عالمِ دین، صدر مدرس، مجازِ طریقت اور دارلعلوم منظر اسلام کے اولین (ابتدائی) اساتذہ میں سے ہیں۔ آپ نے بحالتِ سفر آخر (غالباً28) صفر 1363ھ / 23فروری 1944ء کو وصال فرمایا۔(تذکرہ خلفائے اعلی حضرت، ص138)

(18) حیاتِ اعلیٰ حضرت از مولانا ظفر الدین بہاری مکتبہ نبویہ لاہور ص951۔

(19) شمسُ العلماء حضرت علّامہ ظہور الحسین فاروقی مجددی رامپوری علیہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1274ھ / 1857ء میں ہوئی اور 12 جُمادَی الاُخریٰ 1342ھ / 20جنوری 1944ء کو رامپور (یوپی، ضلع لکھنؤ) ہند میں آپ نے وفات پائی۔ آپ علامہ عبد الحق خیر آبادی،

علامہ مفتی ارشاد حسین مجددی رامپوری کے شاگرد اور علامہ فضل رحمن گنج مرادآبادی سے بیعت وسند حدیث کی سعادت پانے والے ہیں، علومِ عقلیہ و نقلیہ میں ماہر ترین، استاذالعلما، صدر مدرس دارُالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، مہتمِمِ ثانی ارشادالعلوم، بشمول مفتیِ اعظم ہند سینکڑوں علما کے استاذ اور کئی دَرسی کتب کے مُحَشّی ہیں۔ مدرسہ عالیہ رامپور میں بیس سال تدریس فرمائی، یہاں کے اکثر مدرسین آپ کے شاگرد تھے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ آپ پر کامل اعتماد فرماتے تھے، اہم وضاحت: بعض کتابوں میں آپ کا نام ظہورالحسن فاروقی رامپوری لکھا گیا ہے جو کہ درست نہیں، علامہ ظہورالحسن رامپوری ایک اور عالم دین تھے جن کے آباواجداد کا تعلق بخارا پھر رامپور سے تھا اور یہ فاروقی نہیں تھے۔ (تذکرہ کاملان رامپور،184 تا188، ممتاز علمائے فرنگی محل، ص417 تا419)

(20)صاحبزادۂ استاذِ زمن، استاذُ العلما حضرتِ مولانا محمد حسنین رضاخان رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1310ھ کو بریلی شریف(یوپی)ہند میں ہوئی۔ آپ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزّت کے بھتیجے، داماد، شاگرد و خلیفہ، جامع معقول و منقول، کئی کُتُب کے مصنف، مدرسِ دارالعلوم منظرِ اسلام، صاحبِ دیوان شاعر، بانیِ حسنی پریس و ماہنامہ الرضا و جماعت انصار الاسلام تھے۔ وصال 5 صَفَرُالْمُظَفَّر 1401ھ میں فرمایا اور مزار بریلی شریف میں ہے۔ (تجلیات تاج الشریعہ، ص95، صدر العلما محدث بریلوی نمبر، ص77 تا 81)

(21)ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی، صدسالہ منظر اسلام نمبر 1/ 242، 243۔

(22)حیاتِ اعلیٰ حضرت از مولانا ظفر الدین بہاری مکتبہ نبویہ لاہور ص 951۔

(23)تذکرۂ جمیل، 183۔

(24) حیاتِ اعلیٰ حضرت از مولانا ظفر الدین بہاری مکتبہ نبویہ لاہور ص 951۔

(25)تذکرہ اکابر اہل سنت: محمد عبد الحکیم شرف قادری: ص63۔

(26)حیات اعلیٰ حضرت، مکتبہ رضویہ، ص18۔

(27)حیاتِ اعلیٰ حضرت، مکتبہ رضویہ کراچی، ۱/۷، جودت علی خان صاحب سے انٹرویو۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف

اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 10 شوال 1272ھ / 6 جون 1856ء کو بریلی شریف (یو۔پی) ہند میں ہوئی، یہیں 25 صفر 1340ھ / 28، اکتوبر 1921ء کو وصال فرمایا۔ مزار جائے پیدائش میں مرجع خاص وعام ہے۔ آپ حافظ قرآن، پچاس سے زیادہ جدید وقدیم علوم کے ماہر، فقیہ اسلام، محدث وقت، مصلح امت، نعت گو شاعر، سلسلہ قادریہ کے عظیم شیخ طریقت، تقریباً ایک ہزار کتب کے مصنف، مرجع علمائے عرب و عجم، استاذ الفقہاء و المحدثین، شیخ الاسلام والمسلمین مجتہد فی المسائل اور چودھویں صدی کی مؤثر ترین شخصیت کے مالک تھے۔ کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، فتاویٰ رضویہ (33 جلدیں)، جد الممتار علی رد المحتار (7 جلدیں، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی) اور حدائق بخشش آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/58، 3/295، مکتبۃ المدینہ، تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ، 282، 301)



For More Updates
news.dawateislami.net

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net